179748 ـ كفالت ميں يتيم بچے كا فطرانہ ادا كرنا واجب ہے

سوال

بہت سارے افراد يتيم بچوں كى كفالت كرتے ہيں، كيا انہ پر يتيم بچے كا فطرانہ ادا كرنا واجب ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

فطرانہ ہر مسلمان بچے بوڑھے مرد و عورت پر فطرانہ ادا كرنا فرض ہے؛ اس كى دليل درج حديث ہے:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت مسلمان شخص پر رمضان المبارك ميں ايك صاع كھجور يا ايك صاع جو فطرانہ فرض كيا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1504) صحيح مسلم حديث نمبر (984).

اس ليے يتيم بچے پر فطرانہ فرض ہوگا، كيونكہ وہ بھى عام لوگوں ميں شامل ہوتا ہے.

اس بنا پر جس كى كفالت ميں كوئى يتيم ہو تو وہ اس كا بھى فطرانہ ادا كريگا، اگر يتيم كا مال ہو تو اس كے مال سے فطرانہ ادا كيا جائے، كيونكہ اس كے مال ميں زكاۃ واجب ہے، كفالت كرنے والے پر يتيم كا فطرانہ واجب نہيں ہوگا؛ كيونكہ يتيم غنى اور مالدار ہے، اور اگر كفالت كرنے والا شخص اس بچے كا اپنى جانب سے فطران ادا كرتا ہے توا دائيگى ہو جائيگى اور اسے اجروثواب حاصل ہوگا، ليكن اس پر فرض نہيں كہا جائيگا.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جس يتيم بچے كى ملكيت ميں مال ہو ہمارے نزديك اس كے مال ميں سے فطرانہ ادا كرنا واجب ہوگا، جمہور علماء كرام جن ميں ابو حنيفہ اور امام مالك اور ابن منذر رحمہم اللہ شامل ہيں كا يہى مسلك ہے " انتہى

ديكھيں: المجموع (6 / 109).

بھوتى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اوپر بیان کردہ حدیث کی بنا پر ہر بچے بوڑھے مرد و عورت مسلمان شخص پر فطرانہ کی ادائیگی فرض ہیں... چاہیے بچہ یتیم بھی ہو اس کے مال میں سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہے امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (2 / 247).

لیکن اگر یتیم کا مال نہ ہو تو پھر فطرانہ اس کے رشتہ داروں میں سے اس شخص پر فرض ہوگا جس کے ذمہ یتیم بچے کا نفقہ شرعا واجب ہے، لیکن کفالت کرنے والے پر لازم نہیں کیونکہ اگر اس گے ذمہ شرعا یتیم کا نفقہ واجب نہیں تو کفالت کی بنا پر یتیم کا فطرانہ ادا کرنا اس پر واجب نہیں ہو گا کیوکہ وہ تو اللہ کے لیے یتیم کی کفالت کر رہا ہے.

جمہور علماء کرام جن میں امام ابو حنیفہ امام شافعی اور امام مالك شامل ہیں کا مسلک یہی ہے؛ ان کا کہنا ہے کہ فطرانہ ہر مسلمان شخص اور ہر اس شخص پر واجب ہے جن کے ذمہ ان کے اخراجات لازم ہیں، اور یتیم کی کفالت کرنے والا تو نفقہ اللہ کے لیے کر رہا ہے اس لیے یتیم کا فطرانہ اس پر فرض نہیں ہوگا، بلکہ جس کے ذمہ شرعا یتیم کا خرچ ہے فطرانہ بھی اس پر ہی واجب ہوگا.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مسلك ہے کہ جو کوئی شخص بھی رمضان المبارك میں کسی دوسرے شخص پر کچھ خرچ کرے چاہیے واجب نہیں بلکہ نفلی طور پر ثواب حاصل کرنے کے لیے تو اس شخص پر اس کا فطرانہ بھی ادا کرنا واجب ہوگا.

امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جس نے کسی یتیم کو اپنی کفالت میں لیا تو اس پر ا س کا فطرانہ بھی واجب ہو گا، لیکن بعض حنابلہ " مثلا ابن قدامہ " نے اختیار کیا ہے کہ اس پر فطرانہ واجب نہیں، انہوں نے امام احمد رحمہ اللہ کے سابقہ قول کو استحباب پر محمول کیا ہے "

دیکھیں: المغنی (4/ 306) اور الشرح الکبیر (7 / 97).

حاصل یہ ہوا کہ: جس شخص پر یتیم کا نفقہ واجب نہیں اس پر اس کا فطرانہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا، بلکہ اگر یتیم بچے کا مال ہو تو اس کے مال سے فطرانہ ادا کیا جائیگا، اور اگر مال نہ ہو تو پھر اس کے جس رشتہ دار پر یتیم کا خرچ شرعا واجب ہے اس پر فطرانہ بھی واجب ہوگا.

واللہ اعلم